خلافت لائبریری ربوہ

بدھ 9 جون 1999ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 9-جون 1999ء - 24 صفر 1420 ہجری- 9- احسان 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 127

تلاوت قرآن کا سلیقہ

حضرت بشیر بن عبدالمنذر ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جو شخص قرآن مجید خوش الحانی سے اور سنوار کر نہیں پڑھتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب یستحب الترتیل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو۔ کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔" (کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 ص 13)

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو۔ اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے خاطب کر کے فرمایا کہ الخیر کلہ فی القران کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی۔ اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔" (کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 ص 26)

"قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے۔ اگر صوری و معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔ بجز قرآن کس کتاب نے اپنی ابتدا میں ہی اپنے پڑھنے والوں کو یہ دعا سکھلائی اور یہ امید دی کہ (-)
ہمیں اپنی ان نعمتوں کی راہ دکھلا جو پہلوں کو دکھلائی گئی (-) پس اپنی ہمتیں بلند کر لو۔ اور قرآن کی دعوت کو رد مت کرو کہ وہ تمہیں وہ نعمتیں دینا چاہتا ہے جو پہلوں کو دی تھیں۔"

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 ص 27)

مشکلات قرآن کے حل کا ایک گر

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تقریر جلسہ سالانہ 1912ء کا ایک اقتباس:-

"ایک وقت میں نے حضرت مرزا صاحب سے دریافت کیا تھا کہ مقابلہ کے وقت قرآن کے بعض مشکلات ہوتے ہیں ان کا کیا کیا جائے؟ کہنے لگے تم نے کیا سوچا میں نے کہا یا توان کا ذکر ہی چھوڑ دیا جائے یا الزامی جواب دے کر ٹال دیا جائے۔ ہنس کر کہنے لگے کہ جو بات خود نہیں مانتے دوسروں کو کیوں منواتے ہو۔ پھر فرمایا ہم تم کو ایک گر بتائیں جو سوالات تم کو نہیں آتے ان کو خوشخط لکھ کر جہاں تمہارا زیادہ گذر ہے وہاں لٹکا دو تاکہ بار بار ان پر نظر پڑے۔ خدا تعالیٰ خود ہی سمجھا دے گا میں نے اس کا مطلب صوفیانہ رنگ میں لے لیا

کہ دل میں لٹکاتے ہیں یعنی ان سوالات کا ہر وقت تصور رکھیں گے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے سب سوالات سمجھا دیئے

جو میری تصانیف میں موجود ہیں"

(اخبار بدر 13- مارچ 1913ء صفحہ 2)

تلاوت قرآن کریم کے مقاصد

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

قرآن کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق اور معارف پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرے۔ یاد رکھو کہ قرآن شریف میں ایک عجیب و غریب اور سچا فلسفہ ہے۔ اس میں ایک نظام ہے جس کی قدر نہیں کی جاتی۔ جب تک نظام اور ترتیب قرآن کو مدنظر نہ رکھا جاوے۔ اور اس پر پورا غور نہ کیا جائے۔ قرآن کریم کی تلاوت کے اغراض پورے نہ ہوں گے۔

(الحکم 31- مارچ 1901ء)

خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنا بھی عبادت ہے۔

(الحکم 24- مارچ 1903ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر- عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

حکایات نور

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بیان فرمودہ دلچسپ اور سبق آموز واقعات

کائنات کا نظام چلانے والا

"یہ فطری بات ہے کہ جب مختلف اشیاء کو خاص ترتیب سے رکھا ہوا دیکھتے ہیں تو ایک بچہ بھی سمجھ جاتا ہے کہ ان کا اس ترتیب سے رکھنے والا ضرور کوئی ہے چہ جائیکہ ایک عقلمند انسان آسمان کو دیکھے زمین کو دیکھے اس کی مختلف مخلوقات کو ایک خاص نظام میں دیکھے۔ دن رات کے کاموں میں ایک خاص انتظام نظر آئے اور پھر یہ نہ مانے کہ ان کا مرتب کرنے والا کوئی ہے۔ میں تمہیں ایک قصہ سناتا ہوں۔

دار السلطنت بغداد میں کچھ ایسے آدمی جمع ہو گئے جو دہریہ تھے۔ ان میں سے چند آدمی ایک دفعہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے پاس آئے۔ جب امام صاحب نے انہیں اپنے مکان میں جمع ہوتے دیکھا تو نہایت متفکر چہرہ بنا لیا۔ انہوں نے کہا حضرت آپ کس خیال میں ہیں۔ ہم تو ایک مسئلہ دریافت کرنے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تو اس حیرت میں ہوں کہ یہاں بغداد میں لاکھوں آدمی رہتے ہیں۔ ہر ایک کی ضرورت مختلف ہے۔ کوئی چین سے کوئی حبش سے کوئی کسی اور بحری مقام سے وابستہ ہے پھر ہر ایک ضرورت کے لئے جہاز پر جہاز اڑے چلے آتے ہیں۔ اور سنتا ہوں نہ ان پر کوئی ملاح ہے۔ نہ ان کا کوئی مالک ہے۔ نہ انہیں کوئی چلانے والا ہے۔ اس پر اس دہریہ جماعت کا بڑا بولا کہ معلوم ہوتا ہے آپ کے دماغ کو کوئی صدمہ ہو گیا ہے یہ کام بغیر کسی مدبر بالارادہ کے نہیں چل سکتا اور نہ چل رہا ہے۔ آپ نے فرمایا بغداد کی کارروائی تو بغیر کسی مدبر کے نہ چلے مگر آسمان و زمین کا کارخانہ خود بخود چلتا رہے۔ اس پر وہ بہت نادم ہوئے اور چلے گئے۔

مجھے بھی کئی دہریوں سے گفتگو کا اتفاق ہوا۔ ایک دفعہ میں نے دہریہ سے اس دری کی طرف اشارہ کر کے جس پر ہم بیٹھے ہیں پوچھا اس کا یہ دھاگا یہاں سے پلٹ کر ادھر کیوں گیا ہے۔ اس نے کہا مدبر بالارادہ دری کے بننے والے نے اسے پیچ دار بنا لیا۔ میں نے کہا آپ نے اس دری کا بننے والا دیکھا۔ کہا نہیں۔ مگر ایسی دریاں بنتے میں نے دیکھی ہیں۔ جب اسے سمجھایا گیا کہ تم لوگ تو تماثل اجسام کے قائل نہیں تو اس نے ہنس کر بات کو ٹالنا چاہا۔"

(حقائق الفرقان جلد اول ص 276، 277)

نیکی میں دیر نہ کرو

"تم قرآن شریف سننے کو غنیمت سمجھو۔ دنیا کے جھمیلے تو کبھی کم ہونے میں آ نہیں سکتے۔ ایک کتاب میں میں نے ایک مثال پڑھی ہے کہ ایک شخص ندی سے گزرنا چاہتا تھا۔ اس نے تأمل کیا کہ یہ موج گزر جائے تو میں گزروں مگر اتنے میں ایک اور آ گئی آخر وہ اسی طرح خیال کرتے کرتے رہ گیا۔"

(حقائق الفرقان جلد اول ص 284)

سود کے نقصانات

"کمانے کی صورتوں میں سے ایک صورت کمانے کی جہاد کی بہت بھاری دشمن ہے اور وہ سود ہے۔ ربوٰ (سود) کے بہت ہی خطرناک نتائج میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ سود خوروں کے اخلاق ایسے خراب ہوتے ہیں کہ ایک سود خور کے آگے میں نے ایک فقیر کے لئے سفارش کی تو وہ کہنے لگے کہ پانچ روپے میں دے تو دوں گا۔ مگر میرے پاس رہتے تو سو برس میں سود در سود سے سوا لاکھ ہو جاتا ہے۔

لکھنؤ میں ایک سلطنت تھی وہ بھی محض سود سے تباہ ہوئی۔ پہلے ان کے مبلغات پرومیسری نوٹوں کے بدلے میں گئے پھر وہ جنگ کرنے کے قابل نہ رہے۔ اور آخر وہ وقت آیا کہ یہ سلطنت تباہ ہو گئی۔"

(حقائق الفرقان جلد اول ص 430)

صبر لڑائیوں کا خاتمہ کرتا ہے

"متقی کی یہ صفت ہے کہ اس میں برداشت و تحمل ہوتا ہے۔ اور یہ صبر کوئی ایسی چیز نہیں جو انسانی قدرت سے باہر ہو۔

ایک رئیس تھا اس کے حضور میں ایک شخص نے عرضی دی کہ حضور کی قوم کے ایک آدمی نے مجھے گالی دی ہے۔ اسے بلایا گیا۔ رئیس نے اس آدمی کو سخت گالیاں دیں جو اس کی شان سے بعید تھیں۔ اخیر اس حاکم نے اس سے پوچھا۔ تم نے اس آفیسر کی کیوں بے عزتی کی؟ تو وہ کہنے لگا کہ اس نے مجھے گالی دی تھی۔ پھر مجھ میں تاب حوصلہ نہ رہی۔ رئیس نے کہا کہ صبر کی طاقت تو تجھ میں ہے۔ دیکھو میں نے بھی تجھے گالیاں دیں اور تم چپکے ہنسا کئے۔ اگر لوگ صبر کریں تو بہت سی لڑائیاں کا خاتمہ ہو جاوے۔"

(حقائق الفرقان جلد اول ص 454)

دعوت الی اللہ

افراد و اَقوام تب ٹھیک ہوں گے
جب پیدا ہو گی رَغبَت اِلیَ اللہ
اِس کا طریقہ' اِس کا وسیلہ!
اعمالِ صالح' دَعوَت اِلیَ اللہ!

راجہ نذیر احمد ظفر

مِرا مِرزا

سینتیس ۳۷ برس کا ہے جواں ہے مِرا مِرزا
تم ڈھونڈ کے لے آؤ کہاں ہے مرا مرزا
قربانی و ایثار و حلیمی میں ہے بے مثل
اسلاف کی عظمت کا نشاں ہے مرا مرزا
دلداری و دلسوزی میں ریشم کی طرح نرم
خودداری میں اک کوہِ گراں ہے مرا مرزا
وہ اس کا دل آویز تکلم وہ تبسم
اک ماہرِ اندازِ بیاں ہے مرا مرزا
نذرانۂ جاں عین جوانی میں کیا پیش
صد رشکِ جوانانِ جہاں ہے مرا مرزا
مردہ نہ کہو اس کو' وہ ہے زندۂ جاوید
ہے جنتِ فردوس جہاں ہے مرا مرزا
آقا کی نگاہوں میں جو روشن تھا ستارہ
اب ان کی بھی نظروں سے نہاں ہے مرا مرزا
نام اس کا درخشندہ ہے اب لوحِ جہاں پر
اللہ کی رحمت کا نشاں ہے مرا مرزا
آقا کی طرح میں بھی ہوں بے چین سلیم آج
تم ڈھونڈ کے لے آؤ جہاں ہے مرا مرزا

سلیم شاہجہانپوری

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصباح بلوچ

صدق و صفا کے پیکر

حضرت کعب بن مالک رضی

جو سچائی کی خاطر ابتلا میں پڑے اور سرخرو ہو کر نکلے

حضرت کعب بن مالکؓ کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ آپ کے دادا کا نام عمرو بن قیس تھا اور والدہ کا نام لیلیٰ بنت ثعلبہ تھا۔ آپ انصار کے خزرج قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے اور بنو سلمہ میں سے تھے۔ المدنی بھی کہلاتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں آپ کی کنیت ابو بشیر تھی لیکن اسلام لانے کے بعد آنحضرت ﷺ نے آپ کی کنیت ابو عبداللہ رکھی۔ آپ نے عقبہ ثانیہ کے موقعہ پر آنحضرت ﷺ کی بیعت کی تھی اور آپ کو اس پر بہت فخر تھا۔ غزوہ بدر میں شامل نہ ہو سکے۔ فرمایا کرتے کہ لیلۃ العقبہ کے مقابلہ میں جو اسلام کی آئندہ کامیابیوں کا دیباچہ تھی' میں بدر کو ترجیح نہیں دیتا گو لوگوں میں بدر کا زیادہ چرچا ہے۔

(بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالکؓ)

بدر کی جنگ میں عدم شرکت کے متعلق فرماتے تھے کہ ہم نے سمجھا تھا کہ آنحضرت ﷺ قریش کے قافلہ کی روک تھام کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں لیکن وہ تو خدا کی تقدیر تھی کہ قریش سے مڈبھیڑ ہو گئی۔

جب آنحضرت ﷺ مدینہ تشریف لائے اور انصار و مہاجرین کے درمیان مواخات قائم کی تو حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ کو جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے' آپ کا بھائی بنایا۔

حضرت کعبؓ بحیثیت شاعر

آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں تین شاعر مشہور تھے۔

1۔ حضرت حسان بن ثابتؓ
2۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ
3۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

ان تینوں شعراء کے موضوع جداگانہ تھے' حضرت کعب بن مالکؓ کی شاعری کا موضوع کفار کو لڑائی سے ڈرانا اور مسلمانوں کا ان کے دلوں میں سکہ جمانا تھا۔ چنانچہ آپؓ نے ایک موقعہ پر یہ شعر پڑھے:

ترجمہ: ہم نے تہامہ اور خیبر سے تمام بدلہ لے لیا اور تلواروں کو میان میں کر لیا۔ تلواریں ہمیں بتلا رہی ہیں اور اگر وہ بول سکتیں تو کہتیں کہ اب ان کی کاٹ دوس اور ثقیف قبیلہ ہیں۔

دوس قبیلہ نے یہ شعر سنے تو کہا "جلدی کرو اپنا بچاؤ کر لو ورنہ ثقیف کی طرح ہم بھی نہ دھر لیے جائیں۔" اور حضرت کعب بن مالکؓ کے یہ دو شعر بھی قبیلہ دوس کے اسلام لانے کا سبب بنے۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ مطبوعہ لبنان جلد نمبر 4 ص 178 احوال کعب بن مالکؓ)

جنگ احد میں شمولیت

حضرت کعب بن مالکؓ ایک بہادر انسان تھے۔ غزوہ بدر میں تو شامل نہ ہو سکے لیکن اس کے بعد سوائے غزوہ تبوک کے باقی غزوات میں بھرپور حصہ لیا۔ غزوہ احد میں اپنے مہاجر بھائی حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ کی طرح دشمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ آپؓ کو غزوہ احد میں یہ فخر حاصل تھا کہ آنحضرت ﷺ نے آپ کی زرہ پہنی تھی جو کہ تانبے کی بنی ہوئی تھی اور آپؓ نے حضورؐ کی زرہ پہن رکھی تھی' احد کے دن آپ کے جسم پر گیارہ زخم لگے تھے۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ جلد نمبر 4 ص 178 احوال کعب بن مالکؓ)

جب آنحضرت ﷺ ابن قمئہ کی تلوار سے زخمی ہوئے تو یہ افواہ اڑا دی گئی کہ آپؐ شہید ہو گئے ہیں۔ صحابہؓ کو تشویش پیدا ہو گئی تو سب سے پہلے آنحضرت ﷺ کو پہچاننے والے حضرت کعبؓ ہی تھے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی آنکھیں خود کے نیچے چمکتی ہوئی دیکھیں تو بلند آواز سے پکار کر کہا کہ اے مسلمانو تمہیں بشارت ہو کہ رسول اللہؐ زندہ ہیں اور میرے قریب ہیں تب آنحضرتؐ نے فرمایا خاموش رہو۔

(سیرہ ابن ہشام مطبوعہ ایران جلد نمبر 3 ص 88 ذکر اول من عرف الرسول بعد الھزیمۃ)

غزوہ تبوک میں عدم شمولیت اور ایک کٹھن امتحان

حضرت کعب بن مالکؓ جنگ بدر میں شامل نہ ہو سکے مگر بعد میں آپ نے غزوات میں بھرپور حصہ لیا مگر بدقسمتی سے جس طرح آپ آنحضور ﷺ کے پہلے غزوہ یعنی غزوہ بدر میں شامل نہ ہو سکے تھے اسی طرح آپؐ کے آخری غزوہ میں بھی آپ کو شمولیت کی توفیق نہ مل سکی۔ غزوہ تبوک میں عدم شمولیت والا قصہ بیان کرتے ہوئے حضرت کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں۔

"...... تبوک کے واقعہ کے وقت میرا یہ حال تھا کہ میں نسبتاً زیادہ مضبوط اور سامان والا تھا اور کسی جنگ کے وقت میرے پاس دو سواری کی اونٹنیاں اکٹھی نہیں ہوئیں مگر اس وقت میرے پاس دو اونٹنیاں موجود تھیں۔ رسول کریمؐ کی عادت تھی کہ جب جنگ کو جاتے تو اپنی منزل مقصود کو ظاہر نہ کرتے تھے لیکن اس دفعہ چونکہ گرمی سخت تھی اور سفر دور کا تھا اور راستہ میں غیر آباد جنگل تھے اور بہت سے دشمنوں سے پالا پڑنا تھا اس لئے آپؐ نے مسلمانوں کو خوب کھول کر بتا دیا تاکہ وہ جنگ کے لئے تیار ہو جائیں اور وہ طرف بھی بتا دی جس طرف جانے کا ارادہ تھا۔ اس وقت مسلمان بہت ہو چکے تھے اور ان کا رجسٹر کوئی نہ تھا اس لئے جو لوگ اس لڑائی میں غیر حاضر رہنا چاہتے تھے وہ سمجھتے تھے کہ جب تک رسول کریمؐ کو وحی نہ ہو ان کا غیر حاضر رہنا مخفی ہی رہے گا۔ اور موسم کا یہ حال تھا کہ میوہ پک چکا تھا اور سایہ بھلا معلوم ہوتا تھا' غرض کہ رسول کریمؐ نے اور مسلمانوں نے جنگ کی تیاری شروع کی اور میں بھی ہر صبح جنگ کی تیاری کے مکمل کرنے کے لئے نکلتا تا میں بھی ان کے ساتھ تیار ہو جاؤں مگر پھر لوٹ آتا اور کچھ کام نہ کرتا اسی طرح دن گزرتے رہے اور لوگوں نے محنت سے سامان سفر تیار کر لیا یہاں تک کہ رسول کریمؐ اور مسلمان ایک صبح روانہ بھی ہو گئے اور ابھی میں تیار نہ تھا پھر میں نے کہا کہ اب میں ایک دو دن میں تیاری کر کے آپ سے جا ملوں گا۔ ان کے جانے کے بعد دوسرے دن بھی میں گیا مگر بغیر تیاری کے واپس آ گیا اور اسی طرح تیسرے دن بھی میرا یہی حال رہا اور ادھر لشکر جلدی جلدی آگے نکل گیا۔ میں نے کئی بار ارادہ کیا کہ جاؤں اور ان سے مل جاؤں اور کاش میں ایسا ہی کرتا مگر مجھ سے ایسا نہ ہو سکا۔ پھر جب رسول کریمؐ کے جانے کے بعد میں باہر نکلتا اور لوگوں میں پھرتا تو مجھے یہ دیکھ کر بہت صدمہ ہوتا کہ جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے یا تو وہ تھے جو منافق سمجھے جاتے تھے یا وہ ضعفاء جن کو خدا نے معذور رکھا تھا۔ رسول کریمؐ نے اس وقت تک مجھے یاد نہیں کیا جب تک کہ تبوک نہ پہنچ گئے' وہاں آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کعب بن مالک کہاں ہے؟ بنی سلمہ کے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہؐ وہ اپنے حسن و جمال پر اترا کر رہ گیا یہ سن کر معاذ بن جبلؓ نے کہا تو نے بری بات کہی خدا کی قسم یا رسول اللہؐ ہم تو اس کو اچھا آدمی سمجھتے ہیں۔ آنحضرتؐ خاموش ہو رہے۔ کعب بن مالکؓ کہتے ہیں کہ جب یہ خبر آئی کہ آنحضرت صلعم تبوک سے لوٹے آ رہے ہیں تو میرا غم تازہ ہو گیا۔ جھوٹے جھوٹے خیال دل میں آنے لگے (کہ یہ عذر کروں وہ عذر کروں) مجھ کو یہ فکر ہوئی کہ کل آپؐ کے غصے سے کیونکر بچوں گا۔ میں نے اپنے عزیزوں میں سے جو جو عقل والے تھے ان سے بھی مشورہ لیا۔ جب یہ خبر آئی کہ آپؐ مدینہ کے قریب آن پہنچے ہیں تو اس وقت سارے جھوٹے خیالات میرے دل سے مٹ گئے اور میں نے سمجھ لیا کہ جھوٹی باتیں بنا کر میں آپؐ کے غصے سے بچنے والا نہیں۔ اب میں نے یہ ٹھان لیا کہ (جو ہوتا ہے ہووے) میں تو سچ سچ کہہ دوں گا خیر صبح کے وقت آپؐ مدینہ میں داخل ہوئے آپؐ کی عادت تھی جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے وہاں دو رکعت نماز ادا کرتے۔ چنانچہ نماز کے بعد آپؐ لوگوں سے ملنے کے لئے بیٹھے اب جو جو (منافق) لوگ پیچھے رہ گئے تھے انہوں نے آنا شروع کیا اور اپنے اپنے عذر بیان کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگے' ایسے لوگ اسّی سے کچھ اوپر تھے آپ نے ان کا عذر مان لیا ان سے بیعت لی ان کے واسطے دعا کی ان کے دلوں کے بھید کو خدا پر رکھا' میں بھی آیا میں نے جب آپؐ کو سلام کیا تو آپؐ مسکرائے مگر غصے میں جیسے کوئی مسکراتا ہے پھر فرمایا قریب آؤ' میں گیا اور آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا آپؐ نے پوچھا کعب تم کیوں پیچھے رہ گئے کیا تم نے سواری نہ خریدی تھی میں نے عرض کیا بے شک اگر کسی دنیا دار شخص کے سامنے میں بیٹھا ہوتا تو باتیں بنا کر اس کے غصے سے بچ جاتا' میں خوش تقریر بھی ہوں مگر خدا کی قسم میں یہ جانتا ہوں کہ اگر آج میں جھوٹ بول کر آپؐ کو خوش کر لوں تو کل اللہ تعالیٰ (اصل بات بتا کر) آپ کو مجھ پر غصے کر دے گا۔ اگر آپ سے سچی بات کہوں تو آپ مجھ سے ناراض ہو جائیں گے مگر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت کا امیدوار ہوں۔ خدا کی قسم مجھے کوئی عذر لاحق نہ تھا' طاقت' قوت' دولت سب میں کوئی میرے برابر نہ تھا اور میں یہ سب چیزیں ہوتے ہوئے پیچھے رہ گیا۔ یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا کعب نے سچ سچ کہہ دیا اور کہا کعب! اب ایسا کر تو چلا جا جب تک اللہ تعالیٰ تیرے بارے میں کوئی حکم نہ اتارے۔ میں چل دیا تو بنی سلمہ کے کچھ لوگ اٹھ کر میرے پیچھے ہوئے اور کہنے لگے خدا کی قسم ہم کو تو معلوم نہیں کہ تو نے اس سے پہلے بھی کوئی قصور کیا ہو۔ تو نے دوسرے لوگوں کی طرح جو پیچھے رہ گئے تھے آنحضرتؐ سے کوئی بہانہ کیوں نہ کر دیا اگر تو بھی کوئی بہانہ کرتا تو آنحضرتؐ کی دعا تیرے قصور کے لئے کافی ہو جاتی۔ وہ برابر مجھ کو طعن و ملامت کرتے رہے حتی کہ میرے دل میں آیا کہ واپس جا کر آنحضرتؐ کو بتائی ہوئی پہلی بات کا انکار کر کے کوئی بہانہ نکالوں۔ میں نے ان سے پوچھا اچھا اور بھی کوئی ہے جس نے میری طرح قصور کا اقرار کیا ہو۔ انہوں نے کہا ہاں دو اور بھی ہیں انہوں نے بھی تیری طرح گناہ کا اقرار کیا ہے ان سے بھی آنحضرتؐ نے یہی فرمایا ہے جو تجھ سے فرمایا ہے میں نے پوچھا وہ دو شخص کون کون ہیں انہوں نے بتایا مرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ واقفی۔ انہوں نے ایسے دو نیک شخصوں کا بیان کیا جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکے تھے اور جن کے ساتھ رہنا مجھ کو اچھا معلوم ہوا۔ خیر جب انہوں نے ان دو شخصوں کا نام بھی لیا (تو مجھ کو تسلی ہوئی) اور میں چل دیا۔ آنحضرتؐ نے تمام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کو منع کر دیا خاص کر ہم تینوں آدمیوں سے کوئی بات نہ کرے اور دوسرے لوگ جو پیچھے رہ گئے تھے ان کے لئے یہ حکم نہیں دیا اب لوگوں نے ہم سے پرہیز شروع کیا (کوئی بات تک نہ کرتا) بالکل کورے ہو گئے (جیسے کوئی آشنا ہی نہ تھا) ایسے ہی چالیس راتیں (اسی پریشانی حال میں) گذریں میرے دونوں ساتھی (مرارہؓ اور ہلالؓ) تو روتے پیٹتے اپنے گھروں میں بیٹھ رہے اور میں جوان مضبوط آدمی تھا تو باہر نکلتا نماز کی جماعت میں شریک ہوتا بازاروں میں گھومتا رہتا

مگر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا۔ میں آنحضرتؐ کے پاس بھی آتا آپؐ نماز پڑھ کر اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے میں آپؐ کو سلام کرتا پھر مجھے شبہ رہتا، آپؐ نے ہونٹ ہلا کر مجھ کو سلام کا جواب بھی دیا یا نہیں۔ پھر میں آپؐ کے قریب کھڑے ہو کر نماز پڑھتا رہتا اور دزدیدہ نظر سے آپؐ کو دیکھتا آپؐ کیا کرتے ہیں جب میں نماز میں ہوتا تو مجھ کو دیکھتے اور جب میں آپ کو دیکھتا تو آپؐ منہ پھیر لیتے۔ جب اسی طرح ایک مدت گزری اور لوگوں کی روگردانی دوبھر ہو گئی تو میں چلا اور ابو قتادہ اپنے چچازاد بھائی کے باغ کی دیوار پر چڑھا اس سے مجھ کو بہت محبت تھی میں نے اس کو سلام کیا تو خدا کی قسم اس نے سلام کا جواب تک نہ دیا۔ میں نے کہا ابو قتادہ تجھے خدا کی قسم کیا مجھے اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت نہیں تو پھر بھی اس نے جواب نہ دیا میں نے پھر قسم دے کر دوبارہ یہی کہا لیکن جواب نہ ملا پھر تیسری بار قسم دے کر یہی کہا تو اس نے یہ کہا کہ اللہ اور رسولؐ خوب جانتے ہیں بس اس وقت تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور پیٹھ موڑ کر دیوار پر چڑھ کر وہاں سے چل دیا۔ میں ایک بار مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا اتنے میں ملک شام کا ایک کسان ملا...... اس نے غسان کے بادشاہ کا ایک خط مجھ کو دیا مضمون یہ تھا۔ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے پیغمبر صاحب نے تم پر ستم کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تم کو ایسا ذلیل نہیں بنایا ہے نہ بے کار تم ہم لوگوں سے آکر مل جاؤ ہم تمہاری خاطر مدارت بخوبی کریں گے۔ میں نے جب یہ خط پڑھا تو اپنے دل میں کہا یہ بھی ایک آزمائش ہے میں نے وہ خط لے کر آگ کے تنور میں جھونک دیا۔ ابھی پچاس راتوں میں سے چالیس راتیں گزری تھیں کہ آنحضرتؐ کا پیغام لانے والا میرے پاس آکر کہنے لگا کہ آنحضرتؐ کا حکم ہے کہ تم اپنی بیوی سے بھی الگ رہو۔ میں نے پوچھا کیا طلاق دے دوں یا کیسا کروں اس نے کہا نہیں اس سے الگ رہو صحبت وغیرہ نہ کرو۔ میرے دونوں ساتھیوں کو بھی یہی حکم تھا۔ آخر میں نے اپنی بیوی سے کہہ دیا نیک بخت تو اپنے کنبے والوں میں چلی جا وہیں رہ جب تک اللہ میرا کچھ فیصلہ نہ کرے...... خیر اس کے بعد دس راتیں اور گذریں اب پچاس راتیں پوری ہو گئیں اس وقت سے جس وقت سے آنحضرتؐ نے لوگوں کو ہم سے قطع کلامی کا حکم دیا تھا۔ پچاسویں رات کی صبح کو جب میں فجر کی نماز پڑھ کر اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا تھا تو جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا وضاقت علیھم انفسھم میرا دل تنگ ہو رہا تھا اور زمین اتنی کشادہ ہونے کے باوجود مجھ پر تنگ ہو گئی تھی۔ اتنے میں میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو سلع پہاڑ پر چڑھ کر پکار رہا تھا کعب بن مالکؓ خوش ہو جا' یہ سنتے ہی میں سجدے میں گر پڑا اور مجھ کو یقین ہو گیا اب میری مشکل دور ہوئی اور آنحضرتؐ نے فجر کی نماز کے بعد لوگوں کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا قصور معاف کر دیا۔ اب لوگ خوشخبری دینے میرے پاس اور میرے دونوں ساتھیوں (مرارہ اور ہلال) کے پاس جانے لگے...... خیر جب یہ خوشخبری کی آواز مجھ کو پہنچی میں نے اپنا لباس جو میرے پاس تھا خوشخبری کے صلہ میں دے دیا' اور میں نے ابو قتادہؓ سے دو کپڑے مانگ کر پہنے اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں چل دیا۔ راستے میں جوق در جوق لوگ مجھ سے ملتے جاتے تھے اور مجھ کو مبارک باد دیتے جاتے تھے اور کہتے تھے اللہ کی معافی تمہیں مبارک ہو' جب میں مسجد پہنچا دیکھا تو آنحضرتؐ بیٹھے ہیں لوگ آپؐ کے گرد ہیں۔ طلحہ بن عبید اللہؓ مجھ کو دیکھ کر دوڑ کر اٹھے اور مصافحہ کیا' مبارکباد دی' خدا کی قسم مہاجرین میں سے اور کسی نے اٹھ کر مجھ کو مبارک باد نہیں دی۔ میں طلحہؓ کا یہ احسان کبھی بھولنے والا نہیں۔ جب میں نے آنحضرت ﷺ کو سلام کیا میں نے دیکھا آپؐ کا چہرہ خوشی سے جگمگا رہا تھا آپ نے فرمایا کعب وہ دن تجھ کو مبارک ہو جو ان سب دنوں سے بہتر ہے جب سے تیری ماں نے تجھ کو جنا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ معافی اللہ کی طرف سے ہوئی ہے یا آپؐ کی طرف سے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں اللہ کی طرف سے ہوئی ہے۔ آنحضرت ﷺ جب خوش ہوتے تو آپؐ کا چہرہ چاند کی طرح روشن ہو جاتا ہم لوگ اس کو پہچان لیتے۔ پھر میں نے آپؐ سے عرض کی یا رسول اللہ! میں اپنی توبہ کی قبولیت کے نتیجہ میں اور اس کی خوشی میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں خیرات کرتا ہوں تو آپؐ نے فرمایا کچھ مال اپنے پاس رکھ لو وہ تمہارے لئے بہتر ہو گا تو عرض کیا میں اپنا خیبر والا حصہ اپنے پاس رکھ لیتا ہوں......"

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالکؓ)

نیک خصائل

حضرت کعب بن مالکؓ کی زندگی کے حالات کا ہمیں بہت کم علم ہے۔ کیونکہ تاریخ میں محفوظ نہیں لیکن اس حدیث سے ہم آپؓ کی سیرت اور اخلاق حسنہ کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جہاں آپ میں حق و صداقت کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا وہیں آپ میں صبر و استقلال' خلوص نیت' اللہ و رسول اللہؐ سے محبت توبہ و استغفار اور انفاق فی سبیل اللہ وغیرہ جیسی نیک عادات نمایاں طور پر نظر آتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی آپ سے محبت کا اندازہ اس طرح لگایا جا سکتا ہے کہ جب حضرت کعب بن مالکؓ قطع کلامی کی سزا کا وقت گذار رہے تھے ان دنوں میں آنحضرت ﷺ آپ کو کن انکھیوں سے دیکھا کرتے تھے۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت کعب بن مالکؓ کی یہ توبہ قبول کی تو آپؓ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ کی وجہ سے نجات بخشی ہے اور میں اپنی توبہ کے شکریہ میں عہد کرتا ہوں کہ میں تا حیات سچ بولوں گا۔ واللہ! میں نہیں سمجھتا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کی بدولت کسی مسلمان پر اتنا فضل و کرم کیا ہو جتنا مجھ پر کیا ہے۔ جب سے میں نے آپؐ سے سچ عرض کیا تھا' اس وقت سے آج تک میں نے دانستہ جھوٹ نہیں بولا اور امیدوار ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے باقی ماندہ زندگی میں جھوٹ سے محفوظ رکھے گا۔"

(بخاری کتاب المعازی باب حدیث کعب بن مالکؓ)

حضرت کعب بن مالکؓ کی زندگی نہایت پاکیزہ تھی جس کی گواہی میں صحابہؓ کا یہ قول ہی کافی ہے کہ خدا کی قسم ہم نہیں جانتے کہ تو نے کبھی غزوہ تبوک کے واقعہ سے پہلے کوئی گناہ کیا ہو۔ بہرحال آپؓ کو ایک سچ بولنے کی خاطر جس ابتلا کا سامنا ہوا اس کی نظیر سے تاریخ اسلام خالی ہے لیکن ایسے ابتلا کے وقت بھی ان کا قدم جادۂ استقلال سے ذرہ بھی نہ ہٹا۔

وفات

حضرت کعب بن مالکؓ کی وفات کے متعلق اختلاف ہے مگر راجح قول یہی ہے کہ آپؓ کی وفات حضرت معاویہ کے دور میں ہوئی۔ آپ نے بہت لمبی عمر پائی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

محمد محمود طاہر صاحب

عزت وہ ہے جو تقویٰ سے ملے قومیت جائے فخر نہیں ہے

معاشرہ لوگوں کے اکٹھا رہنے سے وجود میں آتا ہے اور مختلف لوگوں کے نظریات' افکار اور تصورات ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں نظریات کے پر ہوتے ہیں اور وہ پرواز کر کے دوسروں تک پہنچتے ہیں۔ اور یہ بھی انسانی فطرت ہے کہ دوسرے کی بات نقل کرتا ہے اور خاص کر اپنے استاد اپنے سے بالا افسر کے نظریات اور عادات کو اپنے لئے قابل تقلید سمجھتا ہے۔ بعض دفعہ اچھی عادات اور نظریات کی نقل فائدہ مند ثابت ہوتی ہے اور بعض اوقات معاشرے میں رائج غلط تصورات بھی عام زندگی میں راہ پا جاتے ہیں۔

برصغیر پاک و ہند کا علاقہ قدیم سے ہندو تصورات اور عقائد کے زیر اثر رہا اور یہاں مذہبی لحاظ سے بھی معاشرتی تقسیم پائی جاتی تھی اونچی نیچی ذات کا تصور خود مذہبی تعلیمات میں موجود تھا جس کی وجہ سے قومیت اور ذات پات معاشرے میں اہمیت اختیار کر گئی۔ اگرچہ اسلام کے نور سے لوگ منور ہوئے لیکن معاشرے میں موجود طبقاتی تقسیم اور قومیت کے تصور کا مکمل خاتمہ نہ ہوا اور لوگ اپنی قومیت پر فخر کرنے اور بعض پسی ہوئی اقوام اور غریب طبقات کو حقارت کی نظر سے دیکھنے سے گریزاں نہیں ہوئے۔

موجودہ زمانہ میں ہمارے معاشرے میں خاص طور پر اپنی ذات پر فخر اور بعض کو حقارت کی نظر سے دیکھنا اب مزید پروان چڑھ رہا ہے۔ سیاست کے میدان میں بھی انتخابات سے قبل برادری کے نام پر ووٹ لینا اور مختلف قومیتوں کو ابھارنے کا تصور زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔ ان تصورات سے ہمارے تعلیمی ادارے بھی محفوظ نہیں رہے اور آج ملک کی بیشتر یونیورسٹیوں میں جو تعلیم کے اعلیٰ ترین ادارے ہیں وہاں پر قومیت کے نام پر تنظیمیں قائم ہیں اور مختلف برادریوں کے نام پر طلبہ تنظیمیں کام کرتی ہیں اور وہ طلبہ ان تنظیموں میں اپنی برادری کی شناخت پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ اور لازمی بات ہے ان رجحانات سے دین کا وہ عالمی مساوات کا تصور مجروح ہو رہا ہے ہم ماضی کے تاریک تصورات کو دوبارہ زندگی فراہم کر رہے ہیں۔ اور ان رجحانات میں اضافہ ہو رہا ہے اور جب تعلیمی اداروں میں ان رجحانات کو پروان چڑھایا جا رہا ہو تو پھر ان کو ختم کرنا ممکن نہیں ہو گا بلکہ یہ رجحانات پھر پختہ نظریات اور تصورات کی صورت اختیار کر جائیں گے بلکہ کر چکے ہیں۔ ذات پات اور قومیت کے یہ تصورات ہماری وحدت کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ بنتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کا محض یہ ہم پر احسان ہے کہ ہمارا تعلق اس جماعت سے ہے جس نے عالمی بھائی چارے کی بنیاد ڈالی ہے اور کالے گورے کی تمیز اور ذات پات کے تصورات کا قلع قمع کر دیا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے کہ ہم ملت واحدہ کے روپ میں دنیا میں دکھائی دے رہے ہیں اور عالمی وحدت کی لڑی میں پروئے گئے ہیں۔ اور کسی قسم کے گروہی' نسلی تعصب کے شکار نہیں ہیں۔ لیکن آخر ہم اسی معاشرے میں رہتے ہیں جہاں طبقاتی تقسیم' گروہی لسانی و نسلی تعصبات کی خلیجیں لوگوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرتی جا رہی ہیں اور نسلی و لسانی تعصبات قومی وحدت کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ یہ تعصب محبتوں اور چاہتوں کا دشمن ہے اور اس کے مقابل پر منافقت اور جدائیوں کی راہ ہموار کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ آج اس برائی کے خلاف جہاد کرنے کی ضرورت ہے اور جہاد اسی صورت میں کر سکتے ہیں جب ہم اندر سے اس برائی کو کلی طور پر ختم کر دیں۔ قبائل اور قوموں کی تشکیل ایک دوسرے سے تعارف حاصل کرنے کے لئے ہیں ایک دوسرے پر بے جا فخر کرنے کے لئے نہیں۔

ایک دوسرے پر تکریم کا معیار اللہ تعالیٰ نے تقویٰ مقرر فرمایا ہے جو تقویٰ میں اعلیٰ مقام حاصل کرتا ہے وہ یقیناً اللہ کے ہاں معزز ہے لیکن معاشرے کے قائم کردہ معیار کے لحاظ سے فلاں قوم سے ہونا فخر کا موجب ہے یہ غلط تصور ہے۔

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قانونی معلومات

مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

بیان نزع

جرائم کے موجودہ ماحول میں کسی بھی شخص کو کسی بھی وقت کوئی بھی ایسا واقعہ پیش آسکتا ہے جب دشمن اس حد تک اسے مضروب کردے جس سے مضروب کی موت واقع ہونے کا خدشہ پیدا ہو جائے۔ ایسی صورت میں قرین انصاف و عقل ہے کہ اگر مضروب کے لئے ممکن ہو تو وہ مجرموں اور جرم کی تفصیلات ریکارڈ کروادے تاکہ بعدہٗ قانونی عمل سے ظالموں کو ان کے کیفر کردار تک پہنچایا جاسکے۔ ایسا بیان قانون کی اصطلاح میں نزعی بیان کہلاتا ہے۔

بیان مذکور کے کتنی دیر بعد موت واقع ہو گئی یا سرے سے موت عملاً واقع نہ ہوئی تو اسے بیان نزع شمار کیا جائے گا۔ یا نہیں۔ اس بارہ میں متعلقہ قانونی حلقوں میں اختلاف رائے بہرحال کسی نہ کسی حد تک موجود ہے۔ یہ بیان تحریری بھی ہو سکتا ہے اور زبانی بھی۔ موجودہ دور میں اگر ایسے بیان کی آڈیو یا وڈیو بھی تیار کی جاسکے تو عدالت کی تشفی کے لئے یہ زیادہ اطمینان بخش طریق ہوگا۔ یاد رکھئے گھبرانے' پریشان ہونے سے آپ کی تکلیف میں اضافہ تو ہو سکتا ہے مگر کمی نہیں ہو سکتی۔ مشکل لمحات میں حوصلہ قائم رکھئے اور قانونی تقاضوں کی تکمیل پر نظر رکھئے۔ اگرچہ ملزم ایسے بیان کا پابند نہیں ہوتا تاہم ایسے بیان کی ایک بہت بڑی اہمیت ہوتی ہے۔

اگر ایسا بیان کسی مجسٹریٹ درجہ اول یا دوئم سے لکھوایا جاسکے تو اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ مجسٹریٹ صاحبان عام حالات میں ایسے نازک لمحات میں تعاون کرتے ہیں اور مضروب کے پاس جاکر اس کا بیان لکھنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔

اگر مجسٹریٹ دستیاب نہ ہو سکتا ہو اور ڈاکٹر موجود ہوں تو ڈاکٹر صاحب کو یہ بیان لکھوا دینا چاہئے۔ اور ایسے بیان پر معزز اور قابل اعتماد گواہان کے دستخط بھی کروالینا چاہئیں جو بوقت بیان موجود ہوں۔ ڈاکٹر صاحب کو یہ سرٹیفکیٹ بھی درج کرنا چاہئے کہ پورے بیان کے دوران مضروب بیان دینے کے قابل رہا ہے۔ جو آدمی اسے ہسپتال لایا ہو۔ اس کے پاس اگر نرس موجود ہو تو اس کے بھی دستخط کرالینا چاہئیں تاکہ بعد میں عدالت میں تسلی کرائی جاسکے کہ واقعی یہ بیان مضروب نے دیا تھا۔

پولیس اور بیان نزعی

اگر مجسٹریٹ صاحب میسر نہ ہوں تو کوئی بھی پولیس آفیسر یہ بیان ریکارڈ کر سکتا ہے۔ تاہم پولیس کے لکھے ہوئے بیان کی بابت عدالتیں بہت زیادہ اور غیر معمولی حزم واحتیاط سے کام لیتی ہیں کیونکہ پولیس کی تحریر کو من وعن قبول کرنا انصاف کا جھٹکا کرنے والی بات ہے۔

بدقسمتی سے پولیس کی کوشش ہمیشہ یہ ہوتی ہے کہ اس کا کیس کامیاب ہو خواہ ملزم واقعتاً بے گناہ ہی کیوں نہ ہو۔ خوف خدا سے عاری یہ دل حقائق کو اپنے بوٹوں کی ٹھوکروں سے اڑا کر رکھ دیتے ہیں اور من مانی کہانی ایجاد کر کے اصل واقعات کی خاک اڑا دیتے ہیں۔ میں نے اپنے 32 سالہ دور وکالت میں شائد ہی کوئی پولیس گواہ دیکھا ہو جس نے عدالت میں واقعات کو من وعن پیش کیا ہو۔ یہ الگ بات ہے کہ پولیس کو رشوت مل چکی ہو۔ ملزم کا اس دوران پولیس پر دباؤ بڑھ چکا ہو مدعی فریق سے پولیس کی آن بن ہو چکی ہو یا پولیس کا کوئی اور مفاد ملزم کی رہائی میں مضمر ہو تو ایسی صورت میں قتل' زنا' اغوا' ڈاکہ' افعال خلاف وضع فطری جیسے اہم مقدمات میں بھی اپنے بیانات میں پولیس مدعی کا بیڑہ غرق کر کے رکھ دیتی ہے۔ پولیس شہادت کے نتیجہ میں بے گناہوں کو میں نے سزائے موت ہوتے اور حقیقی مجرموں کو مزید جرائم کرنے کے لئے قید وبند کی صعوبتوں سے آزاد ہوتا دیکھا ہے۔ عدالتوں سے ہر روز ملزمان کی بریت اس کا واضح ثبوت ہے۔ اگر پولیس آفیسر نے لفظ بلفظ وہی بیان جو ایف آئی آر میں ہے' بیان نزعی کے طور پر بھی لکھ لیا ہو تو ایسا بیان سو فیصد جھوٹا ہوتا ہے کیونکہ مضروب تو کیا کسی بھی دو اشخاص کے لئے حتیٰ کہ فرد واحد کے لئے بھی ممکن نہیں کہ وہ اپنے دو بیانات یا اپنے کسی ساتھی کے بیان کو لفظاً لفظاً اسی ترتیب سے دہرا سکے۔ اگر پولیس ایسے بیان میں ترمیم' تنسیخ' کمی' اضافہ کرائے تو بھی سارا بیان قابل استرداد ہوتا ہے۔

چونکہ یہ بیان ایک متاثرہ شخص کا ہوتا ہے لہٰذا اس کو خاصی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ عرف عام میں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ مرتا ہوا شخص یا کم از کم ایسا شخص جس پر فوری موت کا خوف سوار ہو وہ سزائے خداوندی کے خوف سے کسی بے گناہ کو جھوٹے مقدمہ میں ملوث نہیں کرتا اس لئے ایسے بیان نزع کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔ تاہم تلخ حقیقت یہ بھی ہے کہ تقویٰ سے محروم' سخت دل' دشمنی سے بھرے ہوئے سینے' جھوٹ اگلتی زبانیں مرتے وقت بھی 100% بے گناہوں کے خلاف جھوٹے بیان دے جاتی ہیں تاکہ اپنے زیادہ سے زیادہ دشمنوں کو مصائب کا شکار بنا دیا جائے۔ جن لوگوں کا اس جرم وگناہ کی دنیا سے واسطہ ہے وہ اس امر سے اتفاق فرمائیں گے کہ عدل کا موجودہ نظام اور پولیس سے واسطہ پڑ جانا اس تکلیف سے زیادہ ہے جو انسان کو تیل کے جلتے کڑاہوں میں ڈال دینے سے ہوتی ہے۔ یہ الگ قصہ ہے کہ اپنے مقدس مقاصد کی تکمیل کے "جرائم" میں اسیران پولیس کے غیظ وغضب کے بھڑکتے شعلوں کے پس منظر میں رضائے یار کے کھلتے گلزار دیکھتے ہیں۔ تاہم بیان نزع کوئی مقدس دستاویز نہیں ہوتی۔ عام گواہان کے بیانات کی طرح اسے بھی چھان پھٹک کے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے کیونکہ یہ ایک ایسے شخص کا بیان ہوتا ہے جس کے دل میں بہرحال ملزم کے لئے کوئی نرم گوشہ نہیں ہوتا۔ اگر یہ بیان درست' واضح شک وشبہ سے بالاتر اور قابل اعتماد نہ ہو تو عدالتیں اسے پائے استحقار سے ٹھکرا دیتی ہیں۔ ایسے بیان میں چھوٹی چھوٹی تفصیلات رہ جانا۔ بلکہ بعض اوقات بڑی بڑی قابل ذکر باتوں کا بھی رہ جانا قدرتی امر ہے گہرا صدمہ' پیدا شدہ خوف' زیادہ خون بہہ جانا' مضروب کا گھبرا جانا اور جلد مرجانے کا خدشہ' مفصل بیان نہ دے سکنے یا بیان ہی نہ دے سکنے کی راہ کی رکاوٹیں ہیں۔ لیکن بہادر' صاحب دل' قانون سے واقف موت کو اللہ سے ملا دینے والی ایک روشن شاہراہ سمجھنے والے حتیٰ کہ بڑے بڑے تجربہ کار مجرم بھی شدید زخمی ہونے کے باوجود بیان نزعی لکھوانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ کہنا کہ گولی دل پر لگی تھی یا یہ کہ دل چھری' چاقو' خنجر' تلوار کے زخموں سے ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا تھا یا یہ کہ دماغ کھوپڑی سے باہر آچکا تھا اسکے باوجود مضروب نے بیان دیا تھا سراسر جھوٹ ہے۔ جب جگر کٹ چکا ہو۔ نبضیں گر چکی ہوں۔ مریض کئی گھنٹوں سے مسلسل قے کر رہا ہو۔ یا مٹی کا تیل چھڑک کر اس کا بیشتر حصہ بشمول زبان۔ دل' دماغ جل چکے ہوں تو وہ بیان دے ہی نہیں سکتا۔ ایسے سب بیانات جعلی ہوتے ہیں۔ اگر ممکن ہو تو مضروب اپنے دستخط بھی ایسے بیان پر کردے۔ تاہم اگر ایسے دستخطوں اور مضروب کے عام دستخطوں میں کچھ اختلاف پایا جائے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ تکلیف کی حالت میں مبتلا شخص کے دستخطوں کا سکون کی حالت میں کئے گئے دستخطوں سے یکساں مطابق ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ امر بھی قابل تعین ہوتا ہے کہ کیا مضروب نے درست طور پر حملہ آور کو شناخت کیا تھا۔ کیا مکتفی روشنی دستیاب تھی۔ اس نے خوف سے آنکھیں تو بند نہ کرلی تھیں اس کی نظر واقعی ٹھیک تھی اور ہردو کے پاس اتنا فاصلہ تھا کہ مضروب حملہ آور کو شناخت کرسکے مثلاً یہ کہنا صریحاً جھوٹ ہے کہ 80 سالہ بزرگ نے ایک اندھیری رات میں 100-125 فٹ کے فاصلہ پر حملہ آور کو شناخت کرلیا تھا۔ بہرحال موت کا امکان پیدا ہو جانے کی صورت میں زخمی کو اپنا بیان حسب قانون ریکارڈ کروا دینا چاہئے۔

نوٹ۔ مضمون ہذا کی تیاری میں معزز عدالتوں کے متعدد فیصلہ جات سے بھی راہنمائی حاصل کی گئی ہے۔

غریبوں کی تعداد

دنیا میں غریبوں کے حال پر جاری ہونے والی اقوام متحدہ کی حالیہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ غربت پر قابو پانے کے لئے کافی وسائل اس وقت دنیا بھر میں موجود ہیں لیکن بعض ترقی پذیر ممالک غربت میں کمی کو اتنی اہمیت نہیں دے رہے جتنی دینی چاہئے' وی او اے کے مطابق اقوام متحدہ کی اس رپورٹ میں کہا گیا ہے تقریباً ڈیڑھ ارب لوگ ترقی پذیر ملکوں میں ایک ڈالر روزانہ سے کم کماتے ہیں ان ملکوں کے حالات میں مزید بدتری اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ وہاں 5 سال سے کم عمر کے 30 فیصد سے زائد بچے خراب خوراک کا شکار ہیں اور خواتین کی 38 فیصد بالغ آبادی جاہل ہے' مزید کہا گیا ہے کہ حال ہی میں شروع ہونے والی کساد بازاری سے حالات مزید بدتر ہو سکتے ہیں جس سے غربت کو کم کرنے کے عالمی اقدامات کو نقصان پہنچے گا اس وقت دنیا کی 25 فیصد معیشت کساد بازاری کا شکار ہے' انڈونیشیا میں 40 سے 60 ملین لوگ غربت کی مقررہ حد پر زندگی گزار رہے ہیں اور امید کی جا رہی ہے اس سال کے آخر تک دنیا بھر میں نئے غریبوں کی تعداد اس سال کے آخر تک پانچ سو ملین یعنی 50 کروڑ ہو جائے گی تاہم ترقی کی رفتار 2 فیصد رہے گی' اقوام متحدہ کی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ مردوں کے مقابلے میں خواتین غربت سے زیادہ متاثر ہیں اور ان کی غربت نہایت شدت اور تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

(روزنامہ جنگ 8۔ نومبر 1998ء)

بقیہ صفحہ 4

اور یہ تصور دینی تعلیمات کے برعکس ہے۔

حضرت مسیح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ نہ محض جسم سے راضی ہوتا ہے نہ قوم سے اس کی نظر ہمیشہ تقویٰ پر ہے۔(-)

(الحجرات:14)

یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ بزرگی رکھنے والا وہی ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہو۔ یہ بالکل جھوٹی باتیں ہیں کہ میں سید ہوں یا مغل ہوں یا پٹھان اور شیخ ہوں۔ اگر بڑی قومیت پر فخر کرتا ہے تو یہ فخر فضول ہے۔ مرنے کے بعد سب قومیتیں جاتی رہتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے حضور قومیت پر کوئی نظر نہیں اور کوئی شخص محض اعلیٰ خاندان میں سے ہونے کی وجہ سے نجات نہیں پاسکتا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کو کہا کہ اے فاطمہؓ تو اس بات پر ناز نہ کر کہ تو پیغمبر زادی ہے۔ خدا کے نزدیک قومیت کا لحاظ نہیں۔ وہاں جو مدارج ملتے ہیں وہ تقویٰ کے لحاظ سے ملتے ہیں۔ یہ قومیں اور قبائل دنیا کا عرف اور انتظام ہیں خدا تعالیٰ سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت تقویٰ سے پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ ہی مدارج عالیہ کا باعث ہوتا ہے۔...... خدا تعالیٰ نے ذاتوں اور قوموں کو اڑا دیا ہے۔ یہ دنیا کے انتظام اور عرف کے لئے قبائل ہیں۔ مگر ہم نے خوب غور کر لیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور جو مدارج ملتے ہیں ان کا اصل باعث تقویٰ ہی ہے۔ جو متقی ہے وہ جنت میں جائے گا۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے فیصلہ کر چکا ہے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک معزز متقی ہی ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص 260 نیا ایڈیشن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ صاحب

خالصہ تحریک کا 300 سالہ جشن

سکھ مت کے بانی گورونانک صاحب نے اپنی جماعت کو ہر کسی سے محبت کی تلقین کی۔ لیکن ان کے بعد کے دو سو سال میں سکھ ازم میں بھی بہت ساری تبدیلیاں آئیں اور سکھ مت ایک جنگجو قوم اور مذہب میں تبدیل ہو گیا۔

اس تمام تر تبدیلی میں سکھوں کے دسویں گورو کا سب سے بڑا حصہ ہے انہوں نے ہی اس محبت و آشتی کے مذہب کو ایک روایتی مذہب کی جگہ ایک مزاحمتی فرقہ میں تبدیل کر دیا۔ اور خالصہ (خالص) کے نام سے ایک ایسی جماعت تیار کی جو جنگ و جدل کے لئے ہمہ وقت تیار رہتی اور علاقے اور اس وقت کی ملکی حکومت کے لئے ایک خطرے کی علامت سمجھی جانے لگی۔ اور حکومت کے اس سلسلے میں بعض اقدامات کی وجہ سے اس نئے فرقہ میں مسلمانوں کے خلاف جذبات بڑھنے لگے۔ گورو گوبند سنگھ کے دور میں ہی سکھوں کے مشہور عالم پانچ ککّوں یعنی کیس، کڑا، کچھا، کرپان اور کنگھا کو ان کے لباس و تراش خراش کا ایک لازمی حصہ بنا دیا گیا۔ پانچ پیارے اور بیساکھی بھی گورو گوبند سنگھ ہی کی یادگار ہیں۔

3 مارچ 1699ء کو گورو گوبند سنگھ نے آنند پور صاحب میں بیساکھی کے موقعہ پر سکھ مذہب میں انقلابی افکار کی بنیاد رکھی اور وہ قوم جو اس سے پہلے بالکل منتشر ہو چکی تھی۔ اس کو اپنی انقلابی حکمت عملی کے ذریعہ یکجا کیا اور یہ فرقہ اپنے علاقہ میں ایک طاقت کے طور پر ابھرنے لگا۔

دہلی سے چند سو میل دور ایک چھوٹا سا شہر "آنند پور صاحب" گزشتہ دنوں دنیا کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔ وہاں خالصہ تحریک کے تین سو سال مکمل ہونے پر ایک بہت بڑا جشن منایا گیا۔

سکھ مذہب کے بانی گورو بابا نانک نے اپنے مذہب کی بنیاد وحدانیت پر رکھی تھی اور اس لئے اس کا ہندو مذہب سے کسی قسم کا رابطہ نہیں بنتا تھا۔ لیکن بعد میں مسلم حکومت کے ساتھ جھڑپوں کی وجہ سے سکھوں نے مسلمانوں سے نفرت کرنی شروع کر دی اور ہندوؤں کے ساتھ ان کے رابطے بڑھنے شروع ہو گئے لیکن ہندوؤں کی چالاکیوں سے جلد ہی سکھوں کو سخت نقصان اٹھانے پڑے اور آخرکار ان دونوں قوموں میں ایک جنگ کی سی صورت پیدا ہو گئی گزشتہ دو دہاکوں سے مشرقی پنجاب میں سکھوں نے علیحدگی کی جو تحریک چلائی ہوئی ہے اس سے خطرہ تھا کہ اس تین سو سالہ تقریب میں شائد کچھ گڑبڑ ہو لیکن کوئی ناخوش گوار واقعہ پیش نہ آیا اور اس طرح سے یہ تقریبات بخیر و خوبی گزر گئیں۔ لیکن اس تقریب کا عالمی میڈیا میں بھی خوب چرچا ہوا۔ بی بی سی نے بھی اس معاملے میں بڑا کردار ادا کیا۔

سکھ محنتی اور جفاکش لوگ ہیں۔ اس وقت ساری دنیا میں پھیلے ہوئے سکھوں کی تعداد چار کروڑ بتائی جاتی ہے۔ ہندوستان کی ایک ارب آبادی میں سکھوں کی تعداد ایک کروڑ اور ساٹھ لاکھ کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ سکھ یورپ جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک کے علاوہ کینیڈا، امریکہ آسٹریلیا اور کیریبین کے علاقوں میں تقریباً 50 لاکھ کی تعداد میں آباد ہیں جو مشرقی پنجاب میں اپنی قوم اور مذہب کی مدد کے لئے ہر رنگ میں تیار رہتے ہیں اور قربانی کرتے ہیں۔ تقسیم پنجاب کے وقت جس علاقہ میں سکھوں کو آباد کیا گیا وہ ایک قحط زدہ سرزمین قرار دی جا چکی تھی۔ لیکن سکھوں کی شب و روز محنت اور کوشش سے اسی سرزمین پر زرعی سبز انقلاب بپا ہوا جس سے ہندوستان زرعی اجناس میں خود کفیل ہو گیا۔

اس وقت سکھ مشرقی پنجاب اور تمام بھارت میں ٹیکنالوجی کے میدان میں بھی چھائے ہوئے ہیں۔ جبکہ بھارتی مسلح افواج میں سکھوں کا ایک بہت بڑا حصہ شامل ہے۔

سکھوں نے بھارت سے علیحدگی کی جو تحریک بیس سال قبل شروع کی تھی۔ اس میں اگرچہ اب وہ جوش و خروش نہیں رہا جو پہلے تھا لیکن آج بھی انہیں کئی بھارتی علیحدگی پسندوں کی حمایت حاصل ہے۔ انہیں یورپ اور شمالی امریکہ کے سکھوں کی جانب سے فنڈز اور ہتھیار ملتے ہیں جن کی مدد سے وہ اپنی تحریک کو کسی نہ کسی رنگ میں زندہ رکھنے کے قابل ہیں اور بھارت بھی ہمیشہ اس سے خائف رہتا ہے۔ دراصل اندرا گاندھی نے 1984ء میں گولڈن ٹمپل (دربار صاحب) امرتسر پر جو فوج کشی کروائی تھی۔ اس کا بدلہ لینے کے لئے اندرا گاندھی کے سکھ محافظین نے ہی اسے ہلاک کر دیا۔ اگرچہ اس کے نتیجہ میں شمالی بھارت میں پانچ ہزار سے زائد بے گناہ سکھ مردوں عورتوں اور بچوں کو بلاوجہ ہندوؤں نے ہلاک کر دیا اور اس واقعہ کو کوئی سکھ کبھی بھی نہیں بھول سکتا اور بعد میں ہونے والی تباہیوں اور بربادیوں کی ذمہ دار بھی یہی ہندو ذہنیت تھی جو چھوٹے فرقوں اور طبقوں کو ہمیشہ تباہ و برباد اور ذلیل کرنے کے بہانے ڈھونڈتی رہتی ہے حالانکہ نتیجہ کے طور پر اسے بعد میں شرمندگی اور نقصان ہی اٹھانا پڑتا ہے۔

اکالی دل اور گورو گوبند سنگھ کے دیگر پیروکاروں نے اگرچہ ہندوؤں اور سکھوں کے درمیان اس خلیج کو پاٹنے کی انتہائی کوشش کی ہے مگر اس کے باوجود خالصتان کے نعرے کو مکمل طور پر دبایا نہیں جا سکا جس کا بھارت کا ہر اخبار اور میڈیا کا ہر حصہ گواہ ہے۔

(ماخوذ جنگ سنڈے میگزین 16 مئی 99ء)

سکائی لیب

روسیوں نے سالیوٹ (Salyut) اور امریکیوں نے سکائی لیب خلا میں بھیج کر خلائی سٹیشنوں کا آغاز کیا۔ ان خلائی سٹیشنوں پر حیاتیات، کیمسٹری اور فزکس کی تحقیق کا کام آگے بڑھایا گیا۔

غلام مصطفےٰ تبسم صاحب

سیب صحت و تندرستی کا ضامن

بازار میں پھلوں کی دوکان پر دو تین یا اس سے بھی زائد قسم، رنگ اور سائز میں بڑی ترتیب سے رکھا ہوا ایک پھل سیب ہمیں نظر آتا ہے۔ یہ پھل ہماری صحت و تندرستی کا ضامن ہے۔

شیخ سعدی کا یہ مقولہ سیب پر پوری طرح صادق آتا ہے۔ "ہرچہ بقامت کہتر بقیمت بہتر" یعنی بظاہر چھوٹی نظر آنے والی چیز قدر و قیمت اور شان مراتب میں بڑی ہوتی ہے۔ سیب کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے۔ یہ حجم کے لحاظ سے کئی پھلوں سے بہت چھوٹا لیکن غذائی خصوصیات میں ان پر بھاری ہے۔ اس کی دل موہ لینے والی خوشبو، رنگت اور ذائقے کا مقابلہ کوئی پھل نہیں کر سکتا۔ عام سیب جس کا چھلکا پیلا یا گلابی مائل ہوتا ہے۔ سستا مل جاتا ہے جبکہ گولڈن سیب جس کا رنگ گلابی یا سرخ ہوتا ہے بہت مہنگا ہے۔ سیب کی اگرچہ بہت سی اقسام ہیں لیکن ہمارے ہاں زیادہ تر لوگ انہی دو اقسام کے سیب پسند کرتے ہیں۔ سیب زیادہ تر امراء کے دسترخوانوں کی زینت بنتے ہیں کیونکہ مہنگا پھل ہونے کی وجہ سے غریب آدمی اس کو خریدنے کے متحمل نہیں ہو سکتے اور نسبتاً سستا پھل خریدنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

سیب کے درخت زیادہ تر پہاڑی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ ان کی اونچائی 30 فٹ تک ہوتی ہے۔ اس کے پتے سفید روئیں دار ہوتے ہیں۔ پھولوں کا رنگ سفید ہوتا ہے لیکن ان پر سرخ رنگ کے چھینٹے ہوتے ہیں۔

ابتداء میں اس پھل کا رنگ ہرا، پھر پیلا اور پکنے کے بعد سرخ ہو جاتا ہے۔ کچے سیب کا ذائقہ کھٹا یا پھیکا ہوتا ہے۔ لیکن پکنے پر یہ انتہائی شیریں ہو جاتا ہے۔

قدرت نے سیب میں حیاتین کوٹ کوٹ کر بھر دیئے ہیں جو دل، دماغ، جگر اور معدہ کی حفاظت و نگرانی کا کام کرتے ہیں۔ سیب کا شمار طاقتور غذاؤں میں کیا جاتا ہے۔ یہ جلد ہضم ہوتا ہے۔ جسم کو موٹا کرتا ہے۔ دل و دماغ کو فرحت دینے کے علاوہ جسم میں صالح خون پیدا کرتا ہے اور انسان کو مختلف بیماریوں سے بھی بچاتا ہے۔ ایک مشہور انگریزی ضرب المثل ہے۔ "روزانہ ایک سیب کا استعمال ڈاکٹر سے دور رکھتا ہے۔" دانتوں کے ماہرین کا کہنا ہے کہ ایک سیب روزانہ کھانے سے دانت اور مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے جب دانت تندرست ہوں گے تو معدہ بھی صحیح کام کرے گا۔ گویا انسان کی صحت کا تمام دار و مدار معدے کی کارکردگی پر ہے۔

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ سیب چھیل کر کھانا زیادہ مفید ہے۔ اسے چھلکے سمیت کھانا بدتہذیبی اور گنوارپن سمجھا جاتا ہے لیکن جدید تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ سیب کے چھلکے میں حیاتین (ج) یعنی وٹامن سی بڑی تعداد میں موجود ہوتے ہیں جو انسان کو خطرناک امراض کے حملے سے محفوظ رکھتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق سیب کے گودے کے لحاظ سے اس کے چھلکے میں وٹامن سی چھ گنا زیادہ مقدار میں پایا جاتا ہے لہٰذا سیب کو ہمیشہ چھلکے سمیت اچھی طرح چبا کر کھانا چاہئے۔

اگر اس کا چھلکا اتارنا ضروری ہو تو اس سلسلے میں احتیاط سے کام لیں اور اس قدر باریک چھلکا اتاریں کہ اوپر کا سخت حصہ ہی دور ہو اس طرح مفید اجزاء ضائع نہیں ہوتے۔

سیب کے استعمال سے انسانی خون میں سرخ جسیمے بڑی تیزی سے پرورش پاتے ہیں اگر سیب کھانے کے بعد اوپر سے دودھ پئیں تو جسم موٹا ہونے لگتا ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے بہت مفید ہے اس سے ذہنی صلاحیتیں بڑھتی ہیں، یادداشت تیز ہوتی ہے۔ سیب کا مسلسل استعمال ہڈیوں کی نشوونما پر بھی اچھا اثر ڈالتا ہے۔ یہ معدے، انتڑیوں اور گردوں کو آلائشوں سے پاک کرتا ہے۔ جگر کا فعل تیز کرتا ہے جس سے خون زیادہ مقدار میں پیدا ہونے لگتا ہے۔ روزانہ سیب کھانے سے چہرے پر خون جھلکنے لگتا ہے۔ حسن و جمال میں اضافہ ہوتا ہے۔

بلاناغہ سیب کھانے والوں کو پتھری کی شکایت کبھی نہیں ہوتی۔ میٹھا سیب صبح و شام کھانے سے مالخولیا کا مرض دور ہوتا ہے۔ کھانسی کی شکایت بھی دور ہوتی ہے۔ پیٹ کے کیڑوں سے نجات کے لئے سوتے وقت مریض کو روزانہ ایک سیب دیں۔ چند دن میں کیڑے مر کر جسم سے نکل جائیں گے۔ سیب چھلکے سمیت صبح و شام کھانے سے دست رک جاتے ہیں۔ سیب کی قاشیں پانی میں بھگو کر ان کا رس نکال کر پینا پیاس کی شدت کو دور کرتا ہے۔ تازہ سیب کے رس میں نمک سیاہ مرچ اور زیرہ ملا کر پینے سے خوب بھوک لگتی ہے۔ نیند میں چلنے والوں کو سیب بلاناغہ کھلائے جائیں تو رفتہ رفتہ بیماری دور ہو جاتی ہے۔ ننھے بچوں کو دانت نکلنے کے زمانے میں سیب کی ایک چھوٹی سی قاش دیں اسے چبانے سے مسوڑھوں کی تکلیف دور ہو جاتی ہے اور دانت آسانی سے نکلتے ہیں۔ صبح کے وقت مربہ سیب چاندی کے ورقوں میں لپیٹ کر کھانا دل و دماغ کے لئے بہت مفید ہے۔ سیب کے پتے بھی ناکارہ نہیں جاتے۔ ان کا پانی نچوڑ کر چند بار پینے سے جسم کے تیزابی مادے خارج ہو جاتے ہیں اور انسان خارش اور دوسرے جلدی امراض سے محفوظ رہتا ہے۔

سیب کا مربہ اور حلوہ بھی مزیدار بنتا ہے جو انسانی صحت کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ سیب کا حلوہ جسے آجکل پڈنگ کہا جاتا ہے مغل بادشاہ اکبر کو بے حد مرغوب تھا اور ہر کھانے میں شاہی دسترخوان پر موجود رہتا تھا۔ اسی نسبت سے اسے سیب شاہی کہتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

دوششماہی جائزہ وقف "جدید"

○ خداتعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کے رواں مالی سال کے قریباً پہلے چھ ماہ گذر چکے ہیں۔ تمام زعماء کرام و ناظمین اضلاع سے گذارش ہے کہ اپنی مجلس / جماعت کی تاحال کارکردگی کا جائزہ لیں اور وصولی میں اگر کمی یا کمزوری ہو تو اسے دور کریں۔ ہر ناصر / مجلس کے کل وعدہ / وصولی کو تدریجاً- یعنی کم از کم پچاس فیصد کے تاحال ہدف کو یقینی بنائے۔ نیز سال رواں کے دوران "صفر وعدہ / صفر وصولی" والی مجالس کی طرف توجہ دیں تاکوئی ایک مجلس بھی آئندہ صفر وعدہ / وصولی والی باقی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ تمام انصار کو مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(قائد وقف جدید۔ مجلس انصار اللہ۔ پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تقریب نکاح

○ مکرم رانا مبارک احمد صاحب محاسب جماعت احمدیہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ہمایوں مجیب صاحب بوسٹن امریکہ حال علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ابن مکرم مجیب الدین امجد صاحب آڈیٹر حلقہ جماعت احمدیہ لاہور کا نکاح ہمراہ محترمہ شازیہ بشیر صاحبہ بنت مکرم ملک بشیرالدین صاحب کراچی کے ساتھ بعوض حق مہر دس ہزار امریکن ڈالر مورخہ 28۔ مئی 1999ء بروز جمعۃ المبارک بمقام احمدیہ ہال کراچی میں مکرم حافظ مظفراحمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے پڑھایا۔ مکرم ہمایوں مجیب صاحب مکرم چوہدری علم دین صاحب کے پوتے اور اور مکرم سلطان احمد سنوری صاحب کے نواسے ہیں اسی طرح محترمہ شازیہ بشیر صاحبہ مکرم ملک ظہورالدین صاحب کی پوتی اور مکرم ملک بشیر احمد صاحب کی نواسی ہیں۔ نیز عزیزم ہمایوں مجیب صاحب محترم فریدہ مجیب صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا بیٹا بھی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مثمر وثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم مرزا منظور احمد صاحب کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ صاحبہ کینسر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ گنگارام ہسپتال لاہور میں اپریشن ہوا ہے۔

○ حکیم سردار محمد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ حال شاہدرہ ٹاؤن لاہور کا ایکسیڈنٹ کی وجہ سے بائیں گھٹنے میں فریکچر ہو گیا ہے۔ موصوف فراش ہیں۔ ضعیف العمری کی وجہ سے کمزوری بھی بہت ہے

○ مکرم ہمدر احمد شاہد صاحب ایم اے انگلش ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ بعارضہ سوزش جگر اور بخار علیل ہیں۔

○ مکرم ملک ناصر احمد قمر ولد حافظ غلام محی الدین واقف زندگی بوچھال کلاں ضلع چکوال کی اہلیہ شگفتہ ناصر ملک صاحبہ گذشتہ 15۔ روز سے شدید علیل ہیں۔

ان سب کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ہومیو ڈاکٹر منیر احمد صاحب عباسی آف پشاور اپنی اہلیہ محترمہ امتہ الرحمٰن بشریٰ صاحبہ اور اپنے تینوں بچوں جو وقف نو کے مجاہد ہیں کی کامل صحت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں دین کا خادم بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم رائے محمد فیروز منگلا صاحب ولد رائے محمد حیات منگلا صاحب آف چک نمبر 152 شمالی تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا مورخہ 99-5-29 بروز ہفتہ بوجہ ہارٹ اٹیک سرگودھا میں وفات پا گئے۔ آپ کی میت سرگودھا سے 152 شمالی لائی گئی اور مغرب کے بعد مقامی قبرستان میں نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ جنازہ مکرم محمد ارشد صاحب مربی سلسلہ چک منگلا نے پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر دعا بھی کروائی۔

مکرم رائے محمد فیروز منگلا صاحب مخلص اور فدائی احمدی تھے اور سابق صدر جماعت بھی تھے نیز 152 شمالی کے نمبردار بھی تھے۔ آپ کی عمر 63 سال تھی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم عبدالرحمٰن صاحب ولد مکرم حاجی احمد صاحب صاحب حال مقیم چوبرجی پارک لاہور مورخہ 99-5-29 ہفتہ اتوار کی درمیانی شب ڈیڑھ بجے وفات پا گئے۔ مرحوم عرصہ تین ماہ سے کافی بیمار رہے ہیں۔ مرحوم مخلص احمدی تھے۔

مورخہ 99-5-30 کو دوپہر دو بجے ان کی رہائش گاہ پر جنازہ پڑھا گیا۔ پھر احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر لاہور میں تدفین عمل میں آئی۔ جس میں بہت سارے احمدی احباب اور غیر از جماعت دوست شامل ہوئے۔

مرحوم نے اپنی یادگار۔ ایک بیوہ اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امن سمجھوتہ نہ ہوسکا

کسووو سے فوجی انخلاء کے بارے میں نیٹو اور یوگوسلاویہ کے فوجی کمانڈروں کے درمیان مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔ یوگوسلاویہ کے کمانڈروں نے کسووو سے مکمل فوجی انخلاء اور پناہ گزینوں کی بحفاظت واپسی کی ضمانت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ مذاکرات میں ناکامی کے بعد امریکی صدر بل کلنٹن نے برطانوی وزیر اعظم اور نیٹو کے دوسرے ممالک کی قیادت سے فون پر رابطہ کر کے تازہ ترین صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔ مذاکرات کی ناکامی کے بعد نیٹو نے بمباری کا سلسلہ پھر شروع کر دیا ہے۔ تازہ حملوں کے بعد صورتحال مزید خراب ہو گئی ہے۔ صدر ملازوچ کے بیٹے نے جنوبی افریقہ کے بنک میں 17 لاکھ ڈالر جمع کرا دیئے ہیں اور ملک سے فرار ہونے کا منصوبہ بنا لیا ہے۔ نیٹو کے کمانڈر نے کہا ہے کہ یوگوسلاویہ کی تجاویز معاہدے سے مطابقت نہیں رکھتیں۔

جنگ بندی کا اعلان

الجزائر کے انتہا پسند باغی گروپ اسلامک سالویشن آرمی نے جنگ بندی کا اعلان کر دیا ہے صدر مملکت کی طرف سے عام معافی کا وعدہ کیا گیا ہے۔ خانہ جنگی 92ء میں شروع ہوئی تھی جب فوج نے عسکریت پسندوں کی ممکنہ کامیابی کے خوف سے انتخابات کالعدم قرار دے دیئے تھے۔

اقتصادیات تباہ

نیٹو کے حملوں کی وجہ سے یوگوسلاویہ کی اقتصادیات تباہ ہو چکی ہیں۔ 50 فیصد لوگ بے روزگار ہو گئے ہیں۔ یوگوسلاویہ کی مدد نہ کرنے سے متعلق برطانوی اعلان کے بعد سرب عوام میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ 50 پل۔ 5 شاہراہیں اور پانچ ہوائی اڈے تباہ چکے ہیں۔

جنوبی افریقہ کا دورہ

لیبیا کے صدر کرنل قذافی اس ماہ جنوبی افریقہ کا سرکاری دورہ کریں گے۔

مخلوط حکومت کی تشکیل ناکام

اسرائیلی انتخابات میں فیصلہ کن کامیابی کے تین ہفتے بعد بھی نئے وزیر اعظم ایہود بارک مخلوط حکومت کی تشکیل میں ناکام ہو گئے ہیں۔ نومنتخب وزیر اعظم کے پاس تشکیل کے لئے ابھی ایک ماہ کا عرصہ باقی ہے۔

حزب اللہ کے ٹھکانوں پر حملہ

اسرائیلی جنگی طیاروں نے جنوبی لبنان میں حزب اللہ کے ٹھکانوں پر بمباری کی۔ کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

چین امریکہ میں سرد جنگ

نیوزویک کی رپورٹ کے مطابق چینی سفارتخانے پر نیٹو کے حملے کے بعد چینی عوام امریکہ سے خار کھانے لگے ہیں۔ سرد جنگ عروج تک پہنچ گئی ہے۔ دونوں ملکوں کی قیادت ایک دوسرے پر حکمرانی کا خواب دیکھنے کے الزامات لگا رہی ہے۔ چین کی فوج نے نیٹو کے بڑھتے ہوئے اثرات کے پیش نظر دفاعی بجٹ میں اضافہ کا مطالبہ کر دیا ہے۔ خفیہ سرد جنگ کے اثرات حکومتی سطح پر ہی نہیں دونوں ملکوں کے عوام پر بھی گہرے نقوش چھوڑ رہے ہیں۔

راز چوری نہیں کئے

چین نے کہا ہے کہ امریکی الزامات بے بنیاد ہیں۔ چین نے ایٹمی راز چوری نہیں کئے۔ اپنے وسائل سے سب کچھ کیا ہے۔ امریکہ کے ایٹمی راز چوری کرنے کے بارے میں "کاکس" رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 1988ء میں چین نے جو نیوٹران بم کا تجربہ کیا تھا وہ بھی امریکی رازوں کی مدد سے کیا گیا۔ اسی طرح انتہائی ایٹمی حساس ڈبلیو 88 کا ڈیزائن بھی چین نے چوری کیا۔ تاہم چین نے ان سب الزامات کی پرزور تردید کی ہے۔

برطانیہ میں بینائی کا مرض

برطانیہ میں 15 لاکھ افراد کی بینائی کمزور ہو گئی ہے۔ ان افراد کی بینائی چشمہ اور کنٹیکٹ لنز سے بھی بہتر نہیں ہو سکتی۔ کمزور نظر رکھنے والے افراد کو کھانا پکانا جیسے چھوٹے چھوٹے امور کی سرانجام دہی میں بھی مشکلات کا سامنا ہے۔

راہباؤں کے لئے ٹی وی ریڈیو پر پابندی

ویٹی کن نے راہباؤں کو محدود پیمانے پر موبائل فون؛ انٹرنیٹ اور فیکس کے استعمال کی اجازت دے دی ہے تاہم ریڈیو ٹی وی پر پابندی جاری رہے گی۔ جاری کردہ اعلان میں کہا گیا ہے کہ خدا سے رابطے کیلئے کسی وسیلے کی ضرورت نہیں۔

بقیہ صفحہ 8

ٹرانسپورٹ اتھارٹی کا قیام

وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف کی نگرانی میں پاکستان ٹرانسپورٹ اتھارٹی قائم کر دی گئی ہے۔ اس اتھارٹی کے تحت پورے ملک میں بالعموم اور بڑے شہروں میں بالخصوص ائر کنڈیشنڈ بسیں چلائی جائیں گی۔ جن کا کرایہ کم از کم دس روپے ہوگا۔ اس اتھارٹی کے لئے 40 فی صد سرمایہ ورلڈ بنک جبکہ باقی صوبائی حکومتیں لگائیں گی۔ ویگنوں اور منی بسوں کو متبادل روزگار یا انٹرسٹی روٹوں پر ایڈجسٹ کرنے کے لئے سہولتیں دی جائیں گی۔ ان تمام امور کا مکمل فیصلہ تین ہفتوں میں کر دیا جائے گا۔ اسی اجلاس میں لوگوں کو رہائشی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے دو ماہ کے اندر ہاؤسنگ سکیمیں پیش کرنے کی ہدایت کی گئی۔

فاروق لغاری کا بیان

ملت پارٹی کے صدر سردار فاروق لغاری نے کہا ہے کہ ہم نچلی سطح سے نظام میں تبدیلی لائیں گے۔ اور لوٹ مار کرنے والے لٹیروں کا ایسا احتساب کریں گے کہ وہ یاد رکھیں گے ان کے پیٹوں کو چاقوؤں سے کاٹ کر جو قومی خزانے انہوں نے ہضم کر رکھے ہیں وہ نکلوائیں گے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 8- جون- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 43 درجے سنٹی گریڈ
9- جون- غروب آفتاب- 7-15
10- جون- طلوع فجر- 3-20
10- جون- طلوع آفتاب 5-00

کارگل میں لڑائی میں تیزی

بھارتی فوج نے کارگل سیکٹر میں اپنی سرگرمیاں تیز کردی ہیں اور لڑاکا طیاروں سے مجاہدین پر شدید حملے کئے۔ لیکن مجاہدین نے شدید مزاحمت کی اور بھارت کا ایک اور ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ بھارتی فوج نے ٹائیگر ہلز پر قبضہ کے لئے بھرپور کوشش کی لیکن شدید جانی نقصان اٹھانے پر پسپا ہو گئی۔ پاکستان کے عسکری ذرائع کے مطابق بھارت نے کنٹرول لائن پر تین حملے کئے جو پاکستانی فوج نے پسپا کردیئے۔ بھارتی فضائیہ کی کنٹرول لائن پر بمباری کے دوران دو بم پاکستانی علاقے میں گرے لیکن ان سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ عسکری ترجمان نے کہا کہ اس کشیدگی میں کمی یا بیشی کا انحصار بھارتی رویہ پر ہے۔ ہم اپنی حدود میں بم گرنے کو بھی خلاف ورزی سمجھتے ہیں بھارت ایسی حرکات سے باز آئے۔

ملک میں نئے انتخابات کا مطالبہ

عوامی اتحاد کے زیر اہتمام فیصل آباد میں ایک احتجاجی ریلی اور ایک جلسہ عام کا اہتمام کیا گیا جس میں تمام اپوزیشن لیڈروں نے حصہ لیا۔ عوامی اتحاد کے صدر نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا کہ قومی مفاد کی خاطر حکومت کو چاہیے کہ مستعفی ہو جائے اور ملک میں نئے صاف و شفاف انتخابات کروائے جائیں اور ان انتخابات کے لئے ایک قومی حکومت تشکیل دی جائے انہوں نے کہا کہ بے روزگاری کی وجہ سے خودکشی اور خودسوزی کے واقعات میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے انہوں نے کہا کہ جنگ لڑنے کے لئے بھی قوم کو متحد کرنے کی ضرورت ہے۔ حکومت نے صحافت سمیت تمام اداروں کو بے بس کردیا ہے۔ مگر قوم اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دے گی اور عنقریب موجودہ حکومت اپنے برے انجام کو پہنچنے والی ہے۔ مسلم لیگ چٹھہ گروپ کے سربراہ حامد ناصر چٹھہ نے کہا کہ حکمرانوں نے اپنی چینی فروخت کرنے کے لئے پاکستان اور کشمیر کی سالمیت کو داؤ پر لگادیا ہے۔ پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر راؤ سکندر اقبال نے کہا کہ نواز حکومت کی یک طرفہ احتسابی کارروائیاں کامیاب نہیں ہوسکتیں۔ عوام اب خود اس حکومت کا احتساب کرکے اسے فارغ کردیں گے۔

کلرکوں کی ہڑتال اور مظاہرے

گریڈ ایک سے سولہ تک کے سرکاری ملازمین نے تنخواہوں میں اضافہ نہ کرنے اور ڈاؤن سائزنگ اور مہنگائی کے خلاف صوبہ بھر میں مکمل ہڑتال کی اور احتجاجی مظاہرے کئے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ڈاؤن سائزنگ کا حکم واپس لیا جائے اور تنخواہوں میں مہنگائی کے تناسب سے اضافہ کیا جائے۔ تقریروں میں الزام لگایا گیا کہ حکومت بیروزگاری میں اضافہ کررہی ہے جس سے لوگ خودکشیوں پر مجبور ہو رہے ہیں۔ کلرکوں نے لاہور میں پرانی انارکلی سے ڈی سی آفس تک ننگے پاؤں مارچ کیا۔ اور الٹے ہاتھوں سے بددعائیں کیں۔ اسی طرح فیصل آباد میں بھی ننگے پاؤں مارچ کیا اور حکومتی اقدامات کے خلاف ماتم کیا اور سڑک پر سینہ کوبی کی اور بعد میں ڈی سی آفس کے سامنے دھرنا دیا۔ ملتان، ڈیرہ غازی خان، شیخوپورہ اور اوکاڑہ میں بھی ہڑتال کی گئی اور مہنگائی کے تناسب سے تنخواہیں بڑھانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکمرانوں نے سارے مطالبات تسلیم نہ کئے تو ہماری تحریک جاری رہے گی۔

بجٹ میں متوسط اور غریبوں پر بوجھ نہ ڈالا جائے

وزیراعظم پاکستان محمد نواز شریف نے آئندہ پیش کئے جانے والے سالانہ بجٹ میں سوشل سیکٹر کے لئے مختص رقوم کے حجم میں اضافہ کی ہدایت کی ہے اور کہا ہے کہ بجٹ میں متوسط اور غریب گھرانے والے لوگوں پر بوجھ نہیں پڑنا چاہئے یہ بات انہوں نے آئندہ آنے والے بجٹ کے سلسلے میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہی۔ وزیراعظم نے وفاقی وزیر خزانہ کو ہدایت کی کہ نیشنل ہاؤسنگ اتھارٹی کے منصوبے کو آئندہ بجٹ میں شامل کیا جائے۔ اس اجلاس میں دفاعی بجٹ پر بھی غور کیا گیا اور اس سلسلے میں وفاقی وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے کہا کہ فوج کی تمام ضروریات کو بہرحال پورا کیا جائے گا۔

پاکستان اور بھارت ایٹمی جنگ

پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن اور پاکستان کی اپوزیشن لیڈر بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف کی حکومت نے ملک کو اندر سے کمزور کردیا ہے۔ چھوٹے صوبوں کا وفاق پر سے اعتماد ختم کردیا گیا ہے۔ اور اگر ملک کو بچانا ہے تو اسے اندر سے بچانا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اگر اپنے دور حکومت میں پیپلز پارٹی سے غلطیاں ہوئی ہیں تو اسے معاف کردیا جائے۔ یہ بات انہوں نے انگلینڈ کے ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکمران شخصی حکومت قائم کررہے ہیں۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ کشمیر کی جھڑپیں ایک مکمل جنگ کی شکل اختیار کرسکتی ہیں جس میں ایٹمی اسلحہ استعمال کیا جانا کوئی بعید بات نہیں انہوں نے پاکستان واپسی کی صورت میں اپنی اور اپنے خاوند کی سلامتی کے متعلق خدشات کا اظہار کیا۔

بھیرہ میں ژالہ باری سے نقصان

بھیرہ میں شدید ژالہ باری کے نتیجہ میں سخت نقصان ہوا۔ سینکڑوں کچے مکانات گر گئے۔ سینکڑوں درخت بھی جڑوں سے اکھڑ کر گر پڑے۔ کھڑی فصلیں تباہ ہوگئیں۔ بتایا گیا ہے کہ بھیرہ اور گردونواح میں مسلسل ایک گھنٹہ تک آدھ پاؤ وزن کے گولے برستے رہے۔ اور ان سے بازاروں میں نصف فٹ تک برف جم گئی۔ اور یہی حال گھروں کی چھتوں کا ہوا۔ بجلی کے پول گر گئے اور ٹرانسفارموں کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ جس سے بجلی کا نظام درہم برہم ہوگیا۔ اگرچہ کوئی جانی نقصان تو نہیں ہوا لیکن متعدد افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ اسی طرح بہت سارے جانور بھی زخمی ہوگئے۔

زرمبادلہ میں حکومت کا کردار

سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس اجمل میاں پر مشتمل سات رکنی بنچ نے اپنی آبزرویشنز میں حکومت کے فارن کرنسی کو منجمد کرنے کے سلسلے میں پوچھا کہ فارن کرنسی اکاؤنٹ منجمد ہونے سے قبل بڑی مقدار میں زرمبادلہ بیرون ملک بھجوانے والے کون لوگ تھے۔ ان کے نام منظرعام پر کیوں نہیں آئے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا یہ حکومت کے لوگ تھے۔ حکومت نے فارن کرنسی کو روپوں میں تبدیل کرانے کے لئے لوگوں کو دھمکیاں کیوں دیں۔ اور انہیں ہراساں کیوں کیا۔ جسٹس سعید الزمان صدیقی نے کہا کہ حکومت نے پابندی لگا کر فارن کرنسی اکاؤنٹ کو غلط استعمال کیا۔ جسٹس ارشاد حسن خان نے کہا کہ حکومت نے عارضی پابندی کی آڑ میں مستقل پابندی کیوں لگادی۔ باقی صفحہ 7 پر

خالص سونے کے زیورات نئے ڈیزائنوں میں بنوانے اور خریدنے کے لئے
محمود جیولرز
☎ دوکان 212381
رہائش 212131
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

وولٹیج سٹیبلائزر- فریج- گیزر- واشنگ مشین- ائرکولر- ائرکنڈیشنر- کوکنگ رینج- مائیکرو ویو اوون
فخر الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
☎ 7223347-7239347-7354873

For Genuine TOYOTA Parts
AL FURQAN MOTORS (PVT) Limited
47- TIBET CENTRE
M.A. JINNAH ROAD
KARACHI
Al-Furqan Motors (Pvt) Limited
Phone
021-7724606-7-9

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
47- تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3
فون : 021-7724606
7724607-7724609